بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ... عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم چہارشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۱۲ وفا ۱۳۴۶ ہش ۔ ۳ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ ۔ ۱۲ جولائی ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۵۲

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور سفر یورپ کی کامیابی کیلئے

خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں

جیسا کہ اطلاع شائع ہو چکی ہے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معہ اہل قافلہ مورخہ ۸ر جولائی ۱۹۶۷ء بخیر و عافیت فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) پہنچ چکے ہیں۔ احباب ان ایام میں حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور سفر یورپ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارا تو سارا دارومدار ہی دعا پر ہے

دعا ہی ایک ہتھیار ہے جس سے مومن ہر کام میں فتح پا سکتا ہے

(۱) "ہمارا تو سارا دارومدار ہی دعا پر ہے۔ دعا ہی ایک ہتھیار ہے جس سے مومن ہر کام میں فتح پا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کو دعا کرنے کی تاکید فرمائی ہے بلکہ وہ دعا کا منتظر رہتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو خاص فضل سے قبول فرماتا ہے۔ دعا سے انسان ہر ایک بلا اور مرض سے بچ جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۵۱)

(۲) "دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہو گا دعا ہی کے ذریعہ سے ہو گا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوا اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا تعالیٰ اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے ..... ہمارے نزدیک دعا سے بڑھ کر اور کوئی تیز ہتھیار ہی نہیں۔ سعید وہ ہے جو اس بات کو سمجھے کہ خدا تعالیٰ اب دین کو کس راہ سے ترقی دینا چاہتا ہے۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۷، ۲۸)

(۳) "دعا کی مثال ایک چشمہ شیریں کی طرح ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے۔ وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے۔ جس طرح ایک مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح مومن کا پانی دعا ہے کہ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔" (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۵۹)

(۴) "اب خدا تعالیٰ کے نزولِ رحمت کا وقت ہے۔ دعائیں مانگو، استقامت چاہو اور درود شریف جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو مدِنظر رکھ کر اور آپؐ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپؐ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ قبولیتِ دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۳)

(۵) "بالآخر میں کہتا ہوں کہ خود دعا کرو یا دعا کراؤ۔ پاکیزگی اور طہارت پیدا کرو۔ استقامت چاہو اور توبہ کے ساتھ گر جاؤ کیونکہ یہی استقامت ہے۔ اس وقت دعا میں قبولیت، نماز میں لذت پیدا ہو گی۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۴)

اخبار احمدیہ

—۰ ربوہ ۱۱ جولائی۔ مجلس تلقین عمل میں جو ہر روز بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوتی ہے۔ آج مورخہ ۱۱ جولائی بروز منگل مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل "تلاوت قرآن مجید کے آداب" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ احباب شریک ہو کر مستفید ہوں۔

—۰ ماریشس سے اطلاع ملی ہے کہ برادرم مکرم احمد شمشیر سوکیہ صاحب حال ہی کو کینیا کے لئے روانہ ہونے والے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سوکیہ صاحب کا کینیا تشریف لے جانا ہر طرح بابرکت کرے اور انہیں صحیح رنگ میں خدماتِ دینیہ کی توفیق دے۔ آمین۔ احمد شمشیر صاحب سوکیہ جامعہ احمدیہ ربوہ سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد کچھ عرصہ کے لئے اپنے وطن ماریشس تشریف لے گئے تھے۔ (وکالت تبشیر)

—۰ لاہور (بذریعہ فون) مکرم محمد شریف صاحب جنجوعہ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۰ جولائی کو یونائیٹڈ کرسچن ہسپتال لاہور میں ان کے والد محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب ملتان کا بندش پیشاب کا اپریشن ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

—۰ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو بتاریخ ۲ جولائی ۱۹۶۷ء پانچواں فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی سے لمبی عمر عطا فرمائے نیز اسے صالح، خادم اسلام اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ (نور احمد عابد سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۶۷ء

مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح مرحومہ

جناب محمد علی جناح قائداعظم کی وفات حسرت آیات کے بعد جس شخصیت کی وفات کا ماتم دلی تأسف اور مخلصانہ رنج و غم کے ساتھ تمام پاکستانیوں نے ہر قسم کی باتوں سے بالا ہو کر کیا ہے۔ وہ قائداعظم کی نہایت عزیز ہمشیرہ اور قوم کی ماں یعنی مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح کی اچانک وفات ہے جس اس لئے نہیں کہ آپ قائداعظم کی نہایت عزیز ہمشیرہ تھیں۔ قوم آپ کی عزت و تکریم کرتی رہی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی ذات میں ایسے اوصاف مرتکز ہو گئے تھے کہ آپ اپنی خدمات کی بناء پر جو آپ نے قوم و ملت پاکستانیہ کے سر انجام دی ہیں۔ قوم کے لئے آپ کی وفات ایک بہت بڑا صدمہ ہے۔ آپ نے قائداعظم کی زندگی میں ہی قومی بہبود کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی ہوئی تھی۔ نہ صرف آپ کی یہ ذاتی خدمات قابل قدر ہونی چاہئیں۔ بلکہ خود قائداعظم کے لئے آپ کا وجود ایک بڑا سہارا تھا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئیے کہ قائداعظم نے جو خدمات پاکستان کے قیام اور استحکام کے لئے کیں ان میں بھی ان کا عظیم سہارا اور حوصلہ افزائی کا ذریعہ مرحومہ کی ذات بنی رہی ہے۔ اس طرح قائداعظم کی زندگی میں بھی آپ کا وجود قوم و ملت کے لئے ایک نہایت قیمتی وجود تھا۔

قائداعظم کی وفات کے بعد تو آپ کا وجود قوم و ملت کے لئے نہ صرف حوصلہ افزا تھا بلکہ بہت محترم بن گیا تھا۔ اور کوئی پاکستانی ایسا نہیں ہو سکتا جو آپ کی عزت و احترام کے لئے ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

حقیقت یہ ہے کہ جس طرح قائداعظم کا نام پاکستان کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جا چکا ہے۔ اسی طرح محترمہ فاطمہ جناح کا نام بھی تاریخ میں ہمیشہ تک درخشندہ رہے گا۔ آپ نے نہ صرف اپنے عظیم برادر کے لئے قربانیاں دیں بلکہ اس بالواسطہ قربانی کے علاوہ آپ نے تمام قوم کے لئے بلاواسطہ قربانیاں بھی دیں اور بسا اوقات قوم کے متعدد لوگوں کو نہایت قیمتی مشوروں سے نوازتی رہیں۔ اور سچی بات یہ ہے کہ آپ کے مشورے ہمیشہ خلوص دلی اور اس محبت پر مبنی ہوتے تھے جو آپ کے دل میں پاکستانی قوم کے لئے جاگزین ہو گئی تھی۔ آپ کا وجود اس لئے بھی بڑا قیمتی تھا کہ قائداعظم مرحوم کی زندگی کے اکثر واقعات پر آپ کی شہادت نہایت اہم تھی۔ معلوم نہیں کہ آپ سے اس قسم کا کوئی استفادہ کیا گیا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں کیا گیا۔ تو یہ امر بہت افسوسناک ہے۔ کیونکہ آج وہ وجود جو ان باتوں پر براہ راست روشنی ڈال سکتا تھا ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گیا ہے۔ ہم اس سانحہ عظیم پر دعا کرتے ہیں کہ آپ کی وفات سے جو صدمہ ملک و قوم کو پہنچا ہے اللہ تعالیٰ سب کو اسے برداشت کرنے اور قائداعظم اور آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اَللّٰھُمَّ اٰمین

ارتداد کی سزا

(۳)

اگر مودودی صاحب کا یہ غلط استدلال کہ اس میں ایمان لا کر پھر جانے والوں کا ذکر ہے۔ تو پھر بھی خود یہ آیہ ہی اس کی تردید کرتی ہے کہ مجرد ارتداد کی سزا قتل ہے جو مودودی صاحب ثابت کرنا چاہتے ہیں اس آیت کی رو سے ایسی مطعونہ سزا بھی صرف اس وقت دی جا سکتی ہے جب نام نہاد مرتد طعن فی الدین کا بھی مرتکب ہو۔ اگر وہ فقط دین سے پھر جائے اور خاموش ہو تو اس آیت کا اس پر اطلاق نہیں ہو سکتا۔ دوسرے قَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ نے قتال کو ائمۃ الکفر سے مخصوص کر دیا ہے۔ جو مرتد ائمہ کی تعریف میں نہیں آتا۔ اس کے ساتھ قتال کا حکم نہیں۔ الغرض خود یہ آیہ کریمہ ہی مودودی صاحب کے استدلال کی جڑ کاٹ کے رکھ دیتی ہے۔

اگر مودودی صاحب نے اپنی عادت ابن الوقتی کے مطابق یہاں زبردستی اپنے بڑے معنی نہ بھرے ہوتے تو بات سیدھی تھی جو خود مودودی صاحب اس آیہ کے متعلق ایک اور جگہ فرما چکے ہیں۔ جس کا اشارہ آپ نے یہاں بھی کیا ہے۔ مگر یکدم کنی کترا گئے ہیں اور قتل مرتد کے انہوں نے معنی اس میں ڈال کر رکھ دیئے ہیں ؎

جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

آپ نے اپنی تصنیف الجہاد فی الاسلام طبع دوم ۱۹۴۸ء میں یہ آیہ کریمہ اپنے سیاق و سباق کے ساتھ نقل کی ہے۔ آپ نے ان آیات سے جو نتائج نکالے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

"ان تمام آیات اور ان کی شانِ نزول پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ

(۱) جو لوگ مسلمانوں سے عہد کر کے توڑیں ان سے جنگ کرنی چاہئیے اس حکم میں وہ کفار بھی آ جاتے ہیں جو مسلمانوں سے اطاعت کا معاہدہ کر کے پھر حکومت اسلامیہ کے خلاف بغاوت کریں۔

(۲) جن سے معاہدہ تو ہو مگر ان کا رویہ ایسا مخالفانہ اور معاندانہ ہو کہ اسلام اور مسلمانوں کو ہر وقت ان سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ لگا رہے۔ تو انہیں علی الاعلان فسخ معاہدہ کا نوٹس دے دینا چاہئیے اور اس کے بعد ان کی دشمنی کا منہ توڑ جواب دینا چاہئیے۔

(۳) جو لوگ بار بار بدعہدی دغابازی کریں اور جن کے عہد و اقرار کا کوئی اعتبار نہ رہے۔ اور جو مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں اخلاق و انسانیت کے کسی آئین کا لحاظ نہ رکھیں۔ ان سے دائمی جنگ کا حکم ہے۔ اور صرف اسی صورت سے ان کے ساتھ صلح ہو سکتی ہے۔ کہ وہ توبہ کریں اور اسلام لے آئیں۔ ورنہ ان کے اثر سے اسلام اور دارالاسلام کو محفوظ رکھنے کے لئے قتل گرفتاری۔ محاصرہ اور ایسی ہی دوسری جنگی تدابیر اختیار کرتے رہنا ضروری ہے۔"

(الجہاد فی الاسلام ص۱۵)

یہاں مودودی صاحب نے ارتداد کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ اور وہی معنے کئے ہیں جو ان آیات سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور تمام معاملات کو سیاسی معاملات ہی قرار دیا ہے۔ یہ ہے اس شخص کا حال جس کو بعض لوگ عالم بے بدل خیال کرتے ہیں۔ اللہ اللہ

آسمانی نوشتوں کی روشنی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفرِ یورپ کی عظمت و اہمیت

ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ ٭ ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے
قائم ہو پھر سے حکمِ محمدؐ جہان میں ٭ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

ہمارے محبوب آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سفرِ یورپ کے لئے ربوہ سے روانہ ہو گئے اور سلسلہ احمدیہ کی تاریخ ایک نئے دَور میں داخل ہو گئی فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَوَّلًا وَّآخِرًا۔

خلیفۂ موعود کا سفرِ موعود

الٰہی سلسلوں کا یہ مسلّمہ اور قطعی اصول ہے کہ ماموروں کی ذات سے متعلق بعض پیشگوئیاں اُن کے مقدس خلفاء کے ذریعہ سے بھی پوری ہوتی ہیں جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قیصرو کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں مگر یہ ممالک خلیفۃ الرسول سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فتح ہوئے تھے اس واضح حقیقت و صداقت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اگر ہم پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے موجودہ مبارک سفرِ مغرب کے حقیقی مقصد پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں اور پھر قرآن مجید اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس تحریرات کا مطالعہ کریں تو صاف کھل جاتا ہے کہ یہ سفر خدا تعالیٰ کے پاک نوشتوں اور اس کی ازلی تقدیروں کے عین مطابق ہے اور غیر معمولی اہمیت و عظمت کا حامل ہے۔

مقصدِ سفر حضرت امیر المومنین کے الفاظ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۳ جون ۱۹۶۷ء کو اس بابرکت سفر کی واحد غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"وہ پیغام جو حقیقتاً خدا کا پیغام ہے جسے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کی طرف لے کے آئے جسے دنیا اب بھول چکی تھی اور اب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل کی حیثیت سے دنیا پر ظاہر ہوئے وہ پیغام دنیا کو پہنچایا اسی غرض سے آپ کی بعثت ہوئی تو یہ پیغام صحیح طور پر اور ایسے رنگ میں کہ وہ قومیں اس پیغام کو سمجھنے لگیں ان تک پہنچانا اس سفر کی غرض ہے اور یہی ایک مقصد ہے تو اللہ تعالیٰ اگر توفیق دے تو ایسے رنگ میں ان کو پیغام پہنچا دیا جائے کہ ان پر اتمامِ حجت ہو جائے کیونکہ جب تک کسی قوم پر اتمام حجت نہ ہو وہ انذاری پیشگوئیاں پوری نہیں ہوا کرتیں جو اُن کے انکار کی وجہ سے اُن کے حق میں خدا تعالیٰ نے قبل از وقت اپنے رسول کو دی ہوں۔ تو خدا کرے کہ وہ انذار وہ تنبیہ وہ جھنجھوڑنا میرے لئے ممکن ہو جائے یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام کا پہنچانا صحیح رنگ میں اور موثر طریق پر ممکن ہو جائے تاکہ یا تو وہ اسلام کی طرف مائل ہوں۔ ایک خدا کو ماننے لگیں توحید کو پہچاننے لگیں اللہ تعالیٰ کو ایک اپنی ذات میں اور ایک اپنی صفات میں سمجھنے لگیں، جس رنگ میں کہ اسلام نے اللہ تعالیٰ کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور یا پھر ایسے رنگ میں اُن پر اتمامِ حجت ہو جائے کہ وہ انذاری پیشگوئیاں جن کو پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں اور جن کا تعلق تمام منکرین اسلام سے ہے اور جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی ہیں وہ اتمام حجت کے بعد ان کے حق میں پوری ہوں تا اسلام اور مذاہبِ عالم کے درمیان جو فیصلہ ہونا مقدر ہے وہ جلد ہو جائے اور دنیا یا تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے سائے میں آ کر بچ جائے یا خدائی قہر کی آتش میں جا کر ہلاک ہو جائے اور اس قضیہ کا فیصلہ ہماری زندگی میں ہی ہو جائے کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے۔"

اسی سلسلہ میں حضور نے تمام احبابِ جماعت کو دعاؤں کی خصوصی تحریک کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

"وہ ان دنوں خاص طور پہ دعا کریں کہ اگر یہ سفر مقدر ہو تو اللہ تعالیٰ پوری طرح اسے بابرکت کر دے اور زیادہ سے زیادہ فائدہ اسلام کو اس سفر کے ذریعہ سے ہو اور اس عاجز اور کم مایہ انسان کی زبان میں ایسی برکت اور تاثیر رکھے کہ خدا کی توحید کے جو بول میں وہاں بولوں وہ لوگوں کے دلوں پر اثر کرنے والے ہوں اور میری ہر حرکت اور سکون کا اثر ان کے اوپر ہو اور ان کے دل اپنے رب کی طرف اور قرآن کریم کی طرف اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اور اسلام کی طرف متوجہ ہونے لگیں اور غفلت کے جو پردے ان کی آنکھوں اور ان کے دلوں اور ان کی عقلوں پر پڑے ہوئے ہیں خدا ان پردوں کو اٹھا دے اور خدا کا حسن اور اس کا جلال نمایاں ہو کر اُن کی آنکھوں کے سامنے، بصارت اور بصیرت کے سامنے چمکنے لگے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حسین چہرہ ان کے سامنے کچھ اس شان کے ساتھ ظاہر ہو جائے کہ وہ تمام دوسرے حسنوں کو بھول جائیں اور اسی کے ہو کر رہ جائیں۔"

(الفضل ۲ جولائی ۱۹۶۷ء صفحہ ۲-۳ کالم ۱)

قرآن مجید میں سفرِ مغرب کا ذکر

(۱)

حضرت مسیح موعودؑ کی تفسیر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی زبان مبارک سے سفرِ یورپ کی غرض وحید معلوم کرنے کے بعد اب ہم قرآن مجید کی اس عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہیں جو ذوالقرنین کے واقعہ کے ضمن میں کی گئی ہے اور جس کا انکشاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں بڑی شرح و بسط سے فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف صرف قصہ گو کی طرح نہیں ہے بلکہ اس کے ہر ایک قصہ کے نیچے ایک پیشگوئی ہے۔ اور ذوالقرنین کا قصہ مسیح موعود کے زمانہ کے لئے ایک پیشگوئی اپنے اندر رکھتا ہے جیسا کہ قرآن شریف کی عبارت یہ ہے وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا (الکہف) (یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ذوالقرنین کا ذکر صرف گذشتہ زمانہ سے وابستہ نہیں بلکہ آئندہ زمانہ میں بھی ایک ذوالقرنین آنے والا ہے اور گذشتہ کا ذکر تو ایک تھوڑی سی بات ہے۔ حاشیہ) یعنی یہ لوگ تجھ سے ذوالقرنین کا حال دریافت کرتے ہیں انکو کہہ دے کہ میں ابھی تھوڑا سا تذکرہ ذوالقرنین کا تم کو سناؤں گا اور پھر بعد اس کے فرمایا۔ اِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا یعنی ہم اس کو یعنی مسیح موعود کو جو ذوالقرنین بھی کہلائے گا روئے زمین پر ایسا مستحکم کریں گے کہ کوئی اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا اور ہم ہر طرح سے سازوسامان اس کو دے دیں گے اور اس کی کاروائیوں کو سہل اور آسان کر دیں گے۔ یاد رہے کہ یہ وحی براہین احمدیہ حصص سابقہ میں بھی میری نسبت ہوئی ہے جیسا کہ اللہ فرماتا ہے اَلَمْ نَجْعَلْ لَكَ سَهُولَةً فِي كُلِّ أَمْرٍ یعنی کیا ہم نے ہر ایک امر میں تیرے لئے آسانی نہیں کر دی؟ یعنی کیا ہم نے تمام وہ سامان تیرے لئے میسر نہیں کر دیئے جو تبلیغ اور اشاعت حق کے لئے ضروری تھے؟ جیسا کہ ظاہر ہے کہ اس نے میرے لئے وہ سامان تبلیغ اور اشاعت حق کے میسر کر دیئے جو کسی نبی کے وقت میں موجود نہ تھے۔ تمام قوموں کی آمد و رفت کی راہیں کھولی گئیں۔ طے مسافت کے لئے وہ آسانیاں کر دی گئیں جو برسوں کی راہیں دنوں میں طے ہونے لگیں اور خبروں کے وہ ذریعے پیدا ہو گئے کہ

ہزاروں کوس کی خبریں چند منٹوں میں آنے لگیں۔ ہر ایک قوم کی وہ کتابیں شائع ہوئیں جو مخفی اور مستور تھیں اور ہر ایک چیز کے بہم پہنچانے کے لئے ایک سبب پیدا کیا گیا۔ کتابوں کے لکھنے میں جو جو دقّتیں تھیں وہ چھاپہ خانوں سے دفع اور دُور ہو گئیں یہاں تک کہ ایسی ایسی مشینیں نکلی ہیں کہ ان کے ذریعہ سے دس دن میں کسی مضمون کو اس کثرت سے چھاپ سکتے ہیں کہ پہلے زمانوں میں دس سال میں بھی وہ مضمون قیدِ تحریر میں نہیں آ سکتا تھا اور پھر ان کے شائع کرنے کے اس قدر حیرت انگیز سامان نکل آئے ہیں کہ ایک تحریر صرف چالیس دن میں تمام دنیا کی آبادی میں شائع ہو سکتی ہے اور اس زمانہ سے پہلے ایک شخص بشرطیکہ اس کی عمر بھی لمبی ہو سو برس تک بھی اس وسیع اشاعت پر قادر نہیں ہو سکتا تھا۔ پھر بعد اس کے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے فَاَتْبَعَ سَبَبًا حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِىْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا۔ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ۔ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ۔ یعنی جب ذوالقرنین کو جو مسیح موعود ہے ہر ایک طرح کے سامان دئے جائیں گے۔ پس وہ ایک سامان کے پیچھے پڑیگا یعنی وہ مغربی ممالک کی اصلاح کیلئے کمر باندھے گا اور وہ دیکھے گا کہ آفتاب صداقت اور حقانیت ایک کیچڑ کے چشمہ میں غروب ہو گیا اور اس غلیظ چشمہ اور تاریکی کے پاس ایک قوم کو پائے گا جو مغربی قوم کہلائیگی یعنی مغربی ممالک میں عیسائیت کے مذہب والوں کو نہایت تاریکی میں مشاہدہ کرے گا نہ ان کے مقابل پر آفتاب ہو گا جس سے وہ روشنی پا سکیں اور نہ اُن کے پاس پانی صاف ہو گا جس کو وہ پیویں۔ یعنی اُن کی علمی اور عملی حالت نہایت خراب ہو گی اور وہ روحانی روشنی اور روحانی پانی سے بے نصیب ہوں گے۔ تب ہم ذوالقرنین یعنی مسیح موعود کو کہیں گے کہ تیرے اختیار میں ہے چاہے تو اِن کو عذاب دے یعنی عذاب نازل ہونے کیلئے بد دعا کرے (جیسا کہ احادیث صحیحہ میں مروی ہے) یا اُن کے ساتھ حُسنِ سلوک کا شیوہ اختیار کرے تب ذوالقرنین یعنی مسیح موعود جواب دے گا کہ ہم اسی کو سزا دلانا چاہتے ہیں جو ظالم ہو وہ دنیا میں بھی ہماری بد دعا سے سزایاب ہو گا اور پھر آخرت میں سخت عذاب دیکھے گا لیکن جو شخص سچائی سے مُنہ نہیں پھیریگا اور نیک عمل کرے گا اس کو نیک بدلہ دیا جائے گا اور اس کو انہیں کاموں کی بجا آوری کا حکم ہو گا جو سہل ہیں اور آسانی سے ہو سکتے ہیں۔ غرض یہ مسیح موعود کے حق میں پیشگوئی ہے کہ وہ ایسے وقت میں آئے گا جب مغربی ممالک کے لوگ نہایت تاریکی میں پڑے ہوں گے اور آفتاب صداقت ان کے سامنے سے بالکل ڈوب جائے گا اور ایک گندے اور بدبودار چشمہ میں ڈوبے گا یعنی بجائے سچائی کے بدبودار عقائد اور اعمال اُن میں پھیلے ہوئے ہوں گے اور وہی اُن کا پانی ہو گا جس کو وہ پیتے ہوں گے اور روشنی کا نام و نشان نہ ہو گا تاریکی میں پڑے ہوں گے اور ظاہر ہے کہ یہی حالت عیسائی مذہب کی آجکل ہے جیسا کہ قرآن شریف نے ظاہر فرمایا ہے اور عیسائیت کا بھاری مرکز ممالک مغربیہ ہیں۔"

"بعد اس کے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا۔ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۔ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۔ قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۔ اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ۔ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ۔ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۔ قَالَ اٰتُوْنِىْۤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۔ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ۔ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّىْ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّىْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۔ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّىْ حَقًّا ۔ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِىْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۔ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ۔ اَلَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِىْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِىْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ۔ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِىْ مِنْ دُوْنِىْۤ اَوْلِيَآءَ ۔ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ۔ پھر ذوالقرنین یعنی مسیح موعود ایک اور سامان کے پیچھے پڑے گا اور جب وہ ایک ایسے موقعہ پر پہنچے گا یعنی جب وہ ایک ایسا نازک زمانہ پائے گا جس کو بین السدین کہنا چاہئیے یعنی دو پہاڑوں کی بیچ۔ مطلب یہ کہ ایسا وقت پائے گا جبکہ دو طرفہ خوف میں لوگ پڑے ہوں گے اور ضلالت کی طاقت حکومت کی طاقت کے ساتھ مل کر خوفناک نظارہ دکھائیگی تو اِن دونوں طاقتوں کے ماتحت ایک قوم کو پائے گا جو اس کی بات کو مشکل سے سمجھیں گے یعنی غلط خیالات میں مبتلا ہوں گے اور بباعث غلط عقائد مشکل سے اُس ہدایت کو سمجھیں گے جو وہ پیش کرے گا لیکن آخر کار سمجھ لیں گے اور ہدایت پا لیں گے اور یہ تیسری قوم ہے جو مسیح موعود کی ہدایات سے فیضیاب ہوں گے تب وہ اس کو کہیں گے کہ اے ذوالقرنین یاجوج اور ماجوج نے زمین پر فساد مچا رکھا ہے پس اگر آپ کی مرضی ہو تو ہم آپ کے لئے چندہ جمع کر دیں تا آپ ہم میں اور اُن میں کوئی روک بنا دیں وہ جواب میں کہے گا کہ جس بات پر خدا نے مجھے قدرت بخشی ہے وہ تمہارے چندوں سے بہتر ہے ہاں اگر تم نے کچھ مدد کرنی ہو تو اپنی طاقت کے موافق کرو تا میں تم میں اور اُن میں ایک دیوار کھینچ دوں یعنی ایسے طور پر اُن پر حُجّت پوری کروں کہ وہ کوئی طعن تشنیع اور اعتراض کا تم پر حملہ نہ کر سکیں۔"

"پھر آیاتِ متذکرہ بالا کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذوالقرنین یعنی مسیح موعود اس قوم کو جو یاجوج اور ماجوج سے ڈرتی ہے کہے گا کہ مجھے تانبا لا دو کہ میں اس کو پگھلا کر اس دیوار پر انڈیل دوں گا پھر بعد اس کے یاجوج اور ماجوج طاقت نہیں رکھیں گے کہ ایسی دیوار پر چڑھ سکیں یا اس میں سوراخ کر سکیں۔"

"اور پھر فرمایا کہ ذوالقرنین کے زمانہ میں جو مسیح موعود ہے ہر ایک قوم اپنے مذہب کی حمایت میں اُٹھے گی اور جس طرح ایک موج دوسری موج پر پڑتی ہے ایک دوسرے پر حملہ کریں گے اتنے میں آسمان پر کرنا پھونکی جائے گی یعنی آسمان کا خدا مسیح موعود کو مبعوث فرما کر ایک تیسری قوم پیدا کر دیگا اور ان کی مدد کے لئے بڑے بڑے نشان دکھلائے گا یہاں تک کہ تمام سعید لوگوں کو ایک مذہب پر یعنی اسلام پر جمع کر دے گا اور وہ مسیح کی آواز سُنیں گے اور اس کی طرف دوڑیں گے تب ایک ہی چوپان اور ایک ہی گلہ ہو گا اور وہ دن بڑے سخت ہوں گے اور خدا ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اپنا چہرہ ظاہر کر دے گا۔ اور جو لوگ کفر پر اصرار کرتے ہیں وہ اسی دنیا میں بباعث طرح طرح کی بلاؤں کے دوزخ کا مُنہ دیکھ لیں گے۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کی آنکھیں میری کلام سے پردہ میں تھیں اور جن کے کان میرے حکم کو سُن نہیں سکتے تھے۔ کیا اِن منکروں نے یہ گمان کیا تھا کہ یہ امر سہل ہے کہ عاجز بندوں کو خدا بنا دیا جائے اور مَیں معطل ہو جاؤں؟ اس لئے ہم ان کی ضیافت کے لئے اسی دنیا میں

جہنم کو نمودار کر دیں گے یعنی بڑے بڑے ہولناک نشان ظاہر ہوں گے اور یہ سب نشان اس کے مسیح موعود کی سچائی پر گواہی دیں گے"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۱ تا ۹۶ طبع اول)

الہامی تفسیر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ارشادات ذوالقرنین سے متعلق قرآن مجید کی الہامی تفسیر ہیں چنانچہ حضور خود فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کی ان آیتوں کی نسبت جو سورۂ کہف میں ذوالقرنین کے قصہ کے بارے میں ہیں میرے پر پیشگوئی کے رنگ میں معنے کھولے ہیں"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۱)

حیرت انگیز امر

اس تفسیر کا حیرت انگیز پہلو یہ ہے کہ جیسا کہ قارئین مطالعہ فرما چکے ہیں اس الہامی تفسیر میں نہ صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کی حقیقی غرض کا لفظاً لفظاً تذکرہ موجود ہے بلکہ یہ اہم سفر یاجوجی ماجوجی طاقتوں کی جارحیت پسندی کے باعث مشرق وسطیٰ میں پیدا ہونے والے جس لرزہ خیز ماحول اور جس زبردست عالمی کشیدگی کی فضا میں ہو رہا ہے اس کا ہو بہو نقشہ بھی اس میں کھینچ دیا گیا ہے جو اپنی ذات میں اسلام قرآن مجید کی صداقت وحقانیت میں ایک تابندہ نشان ہے۔

ہمارا فرض

خدائی نوشتوں سے اس سفر کی عظمت واہمیت کے معلوم ہو جانے کے بعد ہم پر اور بھی زیادہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمان مبارک کی تعمیل میں اس سفر کے ہر لحاظ سے مبارک اور کامیاب ہونے کے لئے عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں میں لگ جائیں تا وہ دل جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے نا آشنا ہیں اور وہ زبانیں جو آج آپ پر طعن کر رہی ہیں، وہ دل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے بھر جائیں اور ان زبانوں پر درود جاری ہو جائے اور تمام ملکوں کی فضا نعرہ ہائے تکبیر اور درود سے گونجنے لگے اور وہ فیصلے جو آسمان پر ہو چکے ہیں زمین پر جاری ہو جائیں"

حضرت مسیح موعود کی پُرشوکت پیشگوئی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"نئی زمین ہو گی اور نیا آسمان ہو گا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا ...... قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی۔ مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے۔ مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا۔ نہ کند ہو گا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی"

("الاشتہار مستیقناً بوحی اللہ القہار" مورخہ ۱۴ جنوری ۱۸۹۶ء صفحہ ۱-۲۔ تذکرہ طبع دوم صفحہ ۲۹۹)

دعا

بالآخر سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں نہایت عاجزانہ دعا ہے کہ

دستِ کوتاہ کو پھر درازی بخش
خاکساروں کو سرفرازی بخش
روح قاقوں سے ہو رہی ہے نڈھال
ہم کو پھر نعمتِ حجازی بخش
بُتِ مغرب ہے ناز پر مائل
اپنے بندوں کو بے نیازی بخش
کفر کی چیرہ دستیوں کو مٹا
دستِ اسلام کو درازی بخش

آمین یا ارحم الراحمین وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین ٥

(دوش)

مخلوط تعلیم سے کُلّی اجتناب کیا جاوے

یہ اعلان نظارت تعلیم کی طرف سے پہلے بھی کیا جا چکا ہے۔ اور اب جبکہ بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے نتائج نکلنے والے ہیں۔ یہ اعلان دوبارہ کیا جاتا ہے کہ ایسی طالبات جو میٹرک ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس۔ سی وغیرہ کے امتحانات میں کامیاب ہوں۔ اور اپنے مخصوص حالات کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہوں۔ صرف ایسے اداروں میں داخلہ لیں۔ جہاں صرف لڑکیاں تعلیم پاتی ہوں۔ اس ضمن میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء میں حسب ذیل الفاظ میں فیصلہ فرمایا۔

"میں کثرت رائے کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ کہ مخلوط تعلیم کسی صورت میں بھی درست نہیں سمجھی جا سکتی نظارت تعلیم کو اس کے انسداد کے متعلق جماعت میں ایک عام اعلان کرنا چاہیئے تاکہ ہر شخص کو علم ہو جائے کہ مرکز اس بارے میں کیا رائے رکھتا ہے۔ اس کے بعد جو لوگ اس جرم کے مرتکب ہوں۔ اُن سے جواب طلبی کی جائے اور انہیں اصلاح کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اگر اس تنبیہہ کے باوجود ان کی اصلاح نہ ہو۔ تو انہیں سزا دی جائے۔ جس کی حد اخراج از جماعت ہو سکتی ہے"

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل میں صدر انجمن احمدیہ نے اپنے ریزولیوشن غیر معمولی نمبر ۵ مورخہ ۳۰-۶-۶۸ میں بھی اس امر پر زور دیا ہے۔ کہ جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان شوریٰ کے اس فیصلے کی مکمل تعمیل کریں۔

اور اس امر کی نگرانی کریں کہ جماعت کی طالبات میں سے کوئی بھی شریعت اسلامیہ کے اس حکم کی خلاف ورزی نہ کرے۔

(ناظر تعلیم)

قرآنی انوار

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جو حضور نے قرآن مجید کے انوار وبرکات کے متعلق دیئے۔ نظارت اصلاح وارشاد نے "قرآنی انوار" کے نام سے عمدہ لکھائی کے ساتھ بلاک بنوا کر ۲۰×۲۶ سائز کے ۱۰۸ صفحات پر شائع کئے ہیں ہدیہ ایٹیشن آرٹ پیپر پر فی نسخہ ایک روپیہ پچیس پیسے اور عمدہ سفید کاغذ پر اٹھاسی پیسے کے حساب سے نظارت اصلاح وارشاد سے مل سکتا ہے جماعتیں مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ بھجوائے جا سکیں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہو گا۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ متوجہ ہوں

سال رواں کے آٹھ ماہ گذر چکے ہیں لیکن مجالس کی طرف سے ابھی تک چندہ کی وصولی تسلی بخش نہیں سوائے چند مجالس کے باقی تمام مجالس نے چندہ مجلس کی وصولی کی طرف توجہ نہیں دی۔ اب دیہاتی مجالس کے لئے چندہ کی وصولی کا موقع ہے۔ فصل ربیع اٹھائی جا چکی ہے۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ فوری طور پر ہفتہ وصولی منا کر مجھے مطلع فرمائیں کہ وصولی کس حد تک ہوئی ہے۔

(قائد ضلع جھنگ)

خدام الاحمدیہ ہفتہ وصولی تحریک جدید منائیں

سال رواں کے آٹھ ماہ گذر چکے ہیں۔ مگر تحریک جدید کے دفتر دوم وسوم کے چندہ جات میں ابھی نمایاں کمی ہے ...... اس کمی کو پورا کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ تمام مجالس خدام الاحمدیہ یکم اگست ۱۹۶۸ء سے سات اگست ۱۹۶۸ء تک تحریک جدید کی وصولی کے لئے مخصوص کر دیں وصولی کے لئے جماعت کے سیکرٹریان مال سے رسید بکیں حاصل کر لیں۔ اور ۱۰ اگست ۱۹۶۸ء کو انہیں مع وصول شدہ رقوم واپس کر دیں۔

حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے تحت کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت بھی ایسا نہ رہے۔ جو اس تحریک میں شامل نہ ہو۔ اور اپنا وعدہ ادا نہ کر دے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے۔ (قائم مقام مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مختلف مقامات میں جلسہائے سیرت النبیؐ

ساہیوال

۲۱ر جون کو جلسہ سیرت النبی زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب امیر مقامی منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم میاں محمد محمد صاحب مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب بی اے ایل ایل بی مکرم منیر مسعود صاحب ایم۔ اے مکرم سلیم احمد منشی مکرم مرزا احمد بیگ صاحب اور خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ تقاریر کے درمیان مکرم محمد شریف صاحب نے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ جناب صدر صاحب کے مختصر صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت اجلاس دو گھنٹے جاری رہنے کے بعد اختتام پذیر ہوا۔

(لطیف احمد شاہد مربی ساہیوال)

۲۷۰ کاچیلو

۲۱؍۶ کو جلسہ سیرت النبی صلعم خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد منور احمد صاحب نے آنحضرت کا سب سے بڑا معجزہ خاتم النبیین اور لقمان احمد نے انسان کامل اور ناصر احمد نے رحمۃ للعلمین اور اعجاز احمد ایاز نے اخلاق فاضلہ کے موضوع پر تقاریر فرمائیں آخر پر خاکسار نے صدارتی تقریر اور تمام اخلاق کو اپنانے اور عملی نمونہ قائم کرنے کی تحریک کی اور جلسہ دعا کے بعد برخاست ہوا۔

(صدر جماعت احمدیہ چک ۲۷۰/۸ کاچیلو۔ ضلع تھر پارکر)

خانپور تحصیل چکوال

۲۱؍۶ بعد نماز ظہر زیر صدارت مکرم مربی صاحب سیالکوٹ قریشی محمد اسلم صاحب جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مربی صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے احباب کو توجہ اور درود اور ذکر الٰہی کے ماحول میں تقاریر کو سننے پر زور دیا۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے توکل علی اللہ کے متعلق ایک مضمون پڑھ کر سنایا خاکسار کے بعد مکرم محترم مربی صاحب نے پون گھنٹہ تک حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر سوانح اور اخلاق فاضلہ پر تقریر کی۔ جلسہ ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہنے کے بعد دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ

سیکرٹری مال

جماعت احمدیہ خانپور

نارائن گنج

۲۵ر جون ۶۶ء بروز اتوار بعد نماز عصر سیرۃ النبیؐ کا جلسہ زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء منعقد ہوا۔ ڈھاکہ سے صدر مربی جناب مولوی احمد صادق صاحب بھی تشریف لائے تھے۔

جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد نظم اور چار تقاریر ہوئیں ہر مقرر نے آنحضرت صلعم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ صاحب صدر حضرت مرزا ظفر احمد صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں جماعت احمدیہ کے نقطہ نگاہ پر نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی۔ بعدہٗ پھل اور مٹھائی تقسیم کی گئی اور جلسہ کی کارروائی دعا پر ختم ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(جنرل سیکرٹری)

شاہدرہ

۶۶-۶-۲۵ بروز اتوار صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک مسجد احمدیہ شاہدرہ میں جلسہ سیرت النبی زیر صدارت خاکسار منعقد ہوا۔ مکرمی مولوی مبارک احمد صاحب جمیل شاہد ایم اے مربی ضلع لاہور بھی بمع مکرم بشیر الدین صاحب سیکنڈ لاہور تشریف لائے۔ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں

(پریذیڈنٹ)

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم محمود احمد عارف کارکن دفتر بہشتی مقبرہ صدر انجمن احمدیہ کے نکاح کا اعلان عزیزہ نصرت بیگم صاحبہ بنت چوہدری رحمت خان صاحب آف چک ۲۰۲ ضلع سرگودھا سے بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث نے از راہ شفقت مورخہ ۶۶-۶-۲۷ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں فرمایا

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین

چوہدری رحمت اللہ محلہ دار الصدر غربی الف ربوہ

ھوالشافی
ہمارا مقصد آپ کی صحت
ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک کیمسٹ گولبازار ربوہ
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

تحریک جدید کے مالی جہاد میں شمولیت خدا کا عظیم احسان ہے

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ فرمودہ ۳۰ر نومبر ۱۹۵۱ء میں فرمایا:۔

”یہ تحریک صرف اس شخص کے لئے ہے جو خدا تعالیٰ کے دین کے لئے قربانی کرنا اپنے لئے برکت اور احسان اور فضل سمجھتا ہے جو سب کچھ دینے کے باوجود یہ یقین رکھتا ہے کہ اس نے خدا اور اس کے دین پر احسان نہیں کیا بلکہ خدا نے اس پر احسان کیا ہے کہ اس نے اسے خدمت کی توفیق دی۔ پس ہر وہ شخص جو کہتا ہے کہ اس تحریک میں شمولیت اس کے لئے بوجھ ہے میں اسے کہتا ہوں کہ تم چپ رہو۔ جب تک خدا تمہارے ایمان کو درست نہ کر دے اس وقت تک تم ایک پائی بھی چندہ نہ دو اور پھر دیکھو خدا اس سلسلہ کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہے۔“

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

قائدین اضلاع توجہ فرمائیں

جملہ قائدین اضلاع سے درخواست ہے کہ وہ کم سے کم سال کی ہر سہ ماہی میں اپنے ضلع کے تمام قائدین کا اجلاس ضرور بلایا کریں۔ ایسے اجلاس کی تاریخ سے قبل ازیں مرکز کو مطلع کر دیا جائے تاکہ صدر مجلس خود یا اس کا نمائندہ شرکت کر سکے۔ ایجنڈا بھی مرکز کے ساتھ خط و کتابت کے ذریعہ طے ہو سکتا ہے۔ البتہ اس اعلان کے بعد ہر ضلع میں ہونے والے پہلے اجلاس کا ایجنڈا مندرجہ ذیل ہو گا۔ عمومی جائزہ رہنمائی کی بابت نمبر ۱ شعبہ اعتماد نمبر ۲ شعبہ تربیت نمبر ۳۔ شعبہ تعلیم نمبر ۴۔ شعبہ مال نمبر ۵۔ شعبہ تحریک جدید نمبر ۶ شعبہ اطفال۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس متوجہ ہوں

خدام الاحمدیہ کے سال رواں کے آٹھ ماہ گذر چکے ہیں۔ اور نواں مہینہ گزر رہا ہے۔ گذشتہ مہینوں میں مجالس سے چندہ جات کی وصولی (ادائیگی) میں ہر ترقی ہوئی ہے۔ اس کی تلافی کے لئے ابھی وقت ہے بشرطیکہ مجالس ہمت سے کام لیں۔ اسر جولائی ۱۹۶۶ء کو ہمارے سال رواں کی تیسری سہ ماہی ختم ہو جائے گی۔ اس لحاظ سے ہر مجلس کو آخر جولائی تک کم از کم اپنے بجٹ کے تین چوتھائی (۳/۴) کے برابر ادائیگی کر دینی چاہیئے۔ خاکسار کی تمام قائدین اور ناظمین مال مجالس کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ جولائی کے مہینہ میں خاص کوشش کریں۔ اور کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ حتیٰ کہ ان کی مجلس کے بجٹ کے تین چوتھائی کے برابر چندہ مرکز میں پہنچ جائے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

از دفتر اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز (سیالکوٹ غربی)

نوٹس بنام:۔ قاضی خورشید عالم سیکرٹری انجمن امداد باہمی کفایت شعاری دفرمنہ

ہیت پور تحصیل و ضلع سیالکوٹ

حال مقیم سکونت محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ موضع وڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ

ہرگاہ کہ میرے نوٹس میں آیا ہے۔ کہ آپ تحویل دار کتب انجمن امداد باہمی کفایت شعاری دفرمنہ ہیت پور تحصیل سیالکوٹ ہیں۔ آپ عرصہ سے موضع ہیت پور سے ترک سکونت ہیں اور کتب انجمن اپنے ساتھ لے گئے ہوئے ہیں۔ آپ کا صحیح پتہ معلوم نہیں ہو سکا ہے۔ اس لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ دفعہ نمبر ۴۳ ضمن نمبر (۲) کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ ۱۹۲۵ء کے تحت بذریعہ اشتہار آپ کو اطلاع دی جاوے کہ آپ جملہ ریکارڈ کتب انجمن ہذا لے کر میرے دفتر واقع پیرس روڈ سیالکوٹ میں مورخہ ۸ر اگست ۱۹۶۶ء بروز سوموار بوقت ۸ بجے قبل از دوپہر حاضر آویں عدم تعمیل کی صورت میں ضابطہ ذمہ داری کے تحت آپ کے خلاف کارروائی کی جاویگی

دستخط سید خورشید اعظم نائب اسسٹنٹ رجسٹرار

کوآپریٹو سوسائٹیز بااختیارات کلکٹر دسول کورٹ سیالکوٹ غربی

۱۴۱۵ (ل) ۱۴۲

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل کے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ رسں وصیت کنندگان و سیکرٹری صاحبان مال نیز سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۸۳۷:۔ میں ملک فقیر محمد ولد محمد بخش قوم ملک پیشہ × عمر ۷۳ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۲۵؍۳؍۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری اس وقت مندرجہ ذیل ذاتی جائیداد ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔ ایک کچا مکان واقع محلہ دارالرحمت شرقی جس کا رقبہ دس مرلے ہے۔ جس کی مالیت تقریباً اڑھائی ہزار روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصے کی وصیت کرتا ہوں۔ میں اس وقت کوئی کام نہیں کرتا۔ میرے لڑکے کی طرف سے مبلغ دس روپے بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصے کی بھی میں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر میں نے کوئی اور جائیداد پیدا کی تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ مالک ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ شرط اول ایک روپیہ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

العبد:۔ نشان انگوٹھا ملک فقیر محمد
گواہ شد: نذیر احمد ولد فقیر محمد۔
گواہ شد: محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۸۳۸:۔ میں حفیظہ عابدہ زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ دارالرحمت غربی ربوہ ڈاکخانہ خاص ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ اپریل ۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد اور آمد نہیں ہے حق مہر مبلغ دو ہزار روپے صرف جو بذمہ خاوند ہے۔

زیورات:۔
۱۔ گلوبند طلائی وزنی ۲½ تولے
۲۔ چوڑیاں ۳ عدد وزنی ۳ تولے
۳۔ کانٹے اچوڑی طلائی ۹ ماشے
۴۔ انگوٹھیاں دو عدد طلائی ۹ ماشے

کل وزن سات تولے کل قیمت مبلغ ۸۶۱/ روپے
میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میں اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ (شرط اول ۵۰/۴ پیسے)

الامۃ: حفیظہ عابدہ محلہ دارالرحمت غربی
گواہ شد:۔ محمد سعید صدر محلہ دارالرحمت غربی۔
گواہ شد:۔ بشیر احمد خاوند موصیہ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۱۸۸۳۹:۔ میں خواجہ بشیر الدین قمر ولد مولوی قمر الدین صاحب فاضل قوم رئیس کشمیری پیشہ تعلیم بیعت پیدائشی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار جیب خرچ جو اس وقت مبلغ پانچ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ (شرط اول ایک روپیہ)

العبد: خواجہ بشیر الدین قمر ابن مولوی قمر الدین صاحب فاضل۔
گواہ شد: خواجہ صلاح الدین قمر ابن مولوی قمر الدین صاحب فاضل۔ انسپکٹر بیت المال حلقہ لائلپور
گواہ شد:۔ محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا۔

مسل نمبر ۱۸۸۴۰:۔ میں محمودہ بیگم زوجہ ولی محمد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن محلہ دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶؍۴؍۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:

۱۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے جو ابھی بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔
۲۔ نقد مبلغ ۳۰۰/- روپے ہیں جو کہ اپنے خاوند کو بطور قرضہ حسنہ دے رکھے ہیں۔
۳۔ زیورات مالیتی ۹۰/- روپے کے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:
ایک جوڑی بالیاں طلائی وزن ۳-۶-۰ مالیتی ۷۰/- روپے
دو عدد چاندی کے کڑے وزنی ۸ تولے مالیتی ۲۰/-

بتفصیل مندرجہ بالا میری کل جائیداد ۸۹۰/- روپے کی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کردوں۔ تو اس رقم یا اس جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

علاوہ ازیں میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس وقت مجھے کسی ذریعہ سے کوئی آمدنی ہے اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ (شرط اول ۲/- روپے)

الامۃ: محمودہ بیگم زوجہ ولی محمد محلہ دارالنصر غربی ربوہ۔
گواہ شد: نذیر احمد باجوہ محلہ دارالفضل
گواہ شد:۔ ولی محمد بقلم خود خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۱۸۸۴۱:۔ میں ملک اولیا خان ولد ملک مظفر خان قوم اعوان پیشہ زمینداری عمر تقریباً ۶۱ سال بیعت مارچ ۱۹۳۳ء ساکن پنجند ڈاکخانہ پنجند ضلع کیمبل پور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷؍مئی ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف جائیداد کی آمد پر ہے۔ اور میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ زرعی زمین بارانی ۱۵۰ کنال ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً بیس ہزار روپیہ ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ میں اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز بوقت وفات میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ (شرط اول ۱/- روپیہ)

العبد: اولیا خان ولد مظفر خان بقلم خود
گواہ شد: مرزا محمد لطیف مربی سلسلہ احمدیہ ضلع کیمبل پور
گواہ شد:۔ شاہ ولی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پنجند تحصیل تلہ گنگ۔ ضلع کیمبل پور۔

مسل نمبر ۱۸۸۴۲:۔ میں طالعہ بی بی بیوہ چوہدری غلام حیدر مرحوم قوم باجوہ جٹ پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چھور چک نمبر ۱۱۷ ڈاکخانہ خاص تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶؍۴؍۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے پاس اس وقت کسی قسم کا کوئی زیور نہیں ہے اور نہ ہی کوئی نقدی ہے لیکن میرے خاوند مرحوم نے حق مہر جو کہ ایک ہزار تھا۔ ادا کر دیا تھا جو کہ گھر کے اخراجات میں خرچ کر چکی ہوں۔ اس ایک ہزار حق مہر کا ۱/۱۰ حصہ جلدی ادا کر دونگی۔ انشاء اللہ کیونکہ میری وصیت ہی دسویں حصہ کی ہے اور میرے خاوند مرحوم کی زمین بھی ۱/۲ ۱ ایکڑ جات ہے جس کی قیمت ۳۰۰۰/- روپیہ موجودہ وقت کے لحاظ سے بنتی ہے۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک ہوں۔ جو کہ ۳۷۵/ روپے بنتے ہیں۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کر دوں گی۔ کل رقم میرے ذمہ ہزار روپیہ کا دسواں حصہ اور زمین کا دسواں حصہ ۳۷½ روپے کا مبلغ ۱۳۷½ روپے ادا کر دوں گی۔

اور اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکی تو میرے ورثاء ضرور میری وفات پر ادا کریں گے۔ چنانچہ میری وصیت منظور فرمائی جاوے۔ اور مجھے اطلاع دی جاوے۔ (شرط اول ۲/- روپے)

الامۃ: نشان انگوٹھا طالعہ بی بی بیوہ غلام حیدر مرحوم سکنہ چک چھور ۱۱۷۔ ضلع شیخوپورہ۔
گواہ شد: غلام احمد سیکرٹری مال چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ
گواہ شد:۔ سید علی ہاشمی سیکرٹری تحریک جدید سکنہ چک چھور ۱۱۷۔ ضلع شیخوپورہ۔

رکنیت فارم خدام الاحمدیہ

تمام مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ ان کے جن خدام نے ابھی تک مجلس خدام الاحمدیہ کا رکنیت فارم پُر نہیں کیا ان سے پُر کروا دیں۔

سادہ فارم مطالبہ پر انشاء اللہ تعالیٰ بھجوا دیئے جائیں گے۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

چندہ مساجد اور احمدی خواتین

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الحمد للہ ۲۳ تا ۳۰ جون ایک ہزار چار سو تئیس روپے کے وعدہ جات اور دو ہزار تین سو بائیس روپے کی وصولی ہوئی گویا اس وقت تک مسجد کے چندہ کے لئے وعدہ جات کی کل مقدار چار لاکھ اٹھتیس ہزار ایک سو ستاسٹھ اور کل وصولی تین لاکھ اناسی ہزار پانچ سو دو روپے ہو چکی ہے۔ گویا اس رقم کو پورا کرنے کے لئے ابھی اکسٹھ ہزار کے وعدہ جات اور ایک لاکھ بیس ہزار روپے کی وصولی کی ابھی اور ضرورت ہے۔

جماعت کی مستورات کی کثیر تعداد ان کی دیرینہ روایات۔ قربانی اور اخلاص کا جذبہ دیکھتے ہوئے مزید سوا لاکھ روپے کی رقم جمع کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔ مومن کا بڑھا ہوا قدم نہ پیچھے ہٹتا ہے نہ رکتا ہے۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں وعدہ کیا تھا کہ تحدیث نعمت کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانہ کا اظہار ایک مسجد کی تعمیر کی صورت میں کریں گی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وَعْدُ الْمُؤْمِنِ كَأَخْذِ الْكَفِّ۔ مومن کا وعدہ ایسا ہوتا ہے گویا اس نے وہ کام کر ہی دیا ہے پس جب ہم نے مسجد کی تعمیر کا عہد اپنے رب کریم سے کیا تھا تا اس کی عظمت اور جلال دنیا میں پھیلے۔ اس کا نام بلند ہو اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے مسجد تعمیر بھی ہو چکی ہے، ہمیں پوری کوشش کرنی چاہئے کہ تھوڑے عرصہ میں ہی یہ ساری رقم جمع کر لیں، وعدہ جات اور وصولی میں تقریباً ساٹھ ہزار کا فرق ہے۔ گویا ساٹھ ہزار کی رقم وہ ہے جو بہنیں وعدہ کر چکی ہیں لیکن ابھی عہدہ داران نے وصول نہیں کی۔ تمام عہدہ داران کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ بقایا جات کی وصولی کا انتظام فرمائیں اور جن بہنوں نے ابھی تک اس نیک تحریک میں حصہ نہیں لیا وہ بھی اس میں حصہ لیں۔

(خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ماہنامہ انصار اللہ کے معاونین خاص

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ ماہنامہ انصار اللہ ایک بلند پایہ تربیتی رسالہ ہے جس میں اعلیٰ درجہ کے تعلیمی و تربیتی مضامین کے علاوہ سلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کا گرانبہا خزانہ بھی شائع ہوتا ہے جس سے احباب جماعت سب ہی فیضیاب ہو سکتے ہیں اس لئے ہمارے دو احباب مکرم عبد الغفور صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کھنڈہ ضلع لاڑکانہ اور مکرم بابو محمد شریف صاحب ڈپٹی پوسٹ ماسٹر گوجرہ ضلع لائلپور نے ماہنامہ مذکور کے چند پرچے اپنی گرہ سے رقم ادا کر کے غیر از جماعت احباب کے نام جاری کروائے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

ماہ مئی ۶۷ء کی دعائیہ فہرست کے ساتھ ان احباب کے نام بھی دعا کے لئے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ حضور اقدس نے ان سب دوستوں کے لئے دعا فرمائی جملہ احباب جماعت سے بھی ان دوستوں کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اے خدا تیرے ان بندوں نے دوسروں کی روحانی پیاس بجھانے کے لئے جو کوشش کی ہے تو اس کا اجر عظیم ان کو عطا فرما۔ آمین ثم آمین۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ۔ ربوہ)

مطالبہ کے مطابق طاقت خرچ کرنے کی ضرورت

اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کے مصارف کے لئے اگرچہ کروڑوں روپے کی ضرورت ہے لیکن اس کے لئے ہمارے امام ہمام نے ایسا مطالبہ نہیں فرمایا جو جماعت کے لئے مالا یطاق ہو اس عظیم الشان مقصد کی تکمیل کے لئے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو توقع کی اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

"میں امید کرتا ہوں کہ جس قدر میرا مطالبہ ہوگا اس سے کم طاقت خرچ نہ ہوگی اور جماعت کا ہر شخص قربانی کے لئے تیار ہوگا۔"

(خطبہ حضرت المصلح الموعودؓ فرمودہ ۱۶/۱۱/۳۴)

یہ آواز حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک سے اس وقت بلند ہوئی جبکہ ابھی تحریک جدید کا اجراء کیا جا رہا تھا گویا کہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ امید اقل ترین ہے اب جو حضرات اپنی مالی حیثیت سے کم چندہ دے رہے ہیں یا سرے سے شامل ہی نہیں ہیں وہ اپنا محاسبہ کریں اور اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے بڑھ چڑھ کر اپنی قربانی پیش کریں۔ اور سعادت دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی فوری توجہ کے لئے

گذشتہ چند ہفتوں سے صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں یعنی چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں خاصی کمی ہے یہاں تک کہ سال رواں کی اس وقت تک کی وصولی گذشتہ سال کی اسی وقت تک کی وصولی سے بھی کم ہے۔ حالانکہ سال رواں کا بجٹ گذشتہ سال کے بجٹ سے بہت زیادہ ہے۔

خاکسار کا خیال ہے کہ مرکز میں ان چندوں کی آمد میں کمی کا باعث مقامی جماعتوں میں چندہ کی وصولی میں کمی نہیں۔ بلکہ اس کی وجہ زیادہ تر یہ معلوم ہوتی ہے کہ وصول شدہ رقوم بروقت مرکز کو روانہ نہیں کی گئیں۔

لہٰذا خاکسار تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست کرتا ہے کہ اپنی اپنی جماعت میں ترسیل چندہ کا جائزہ لیں اور جہاں جہاں وصول شدہ رقوم مرکز میں بھجوانے میں تاخیر ہوئی ہے اس کا ازالہ کریں۔ اور فوری طور پہ یہ رقوم مرکز کو بھجوانے کا انتظام کریں اور اگر ان مہینوں میں کسی جماعت میں پورا چندہ وصول نہ ہوا ہو تو وصولی کی طرف بھی خصوصی توجہ کریں۔ اور کوشش کریں کہ یہ کمی جلد از جلد پوری ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا بارہواں سالانہ اجتماع

مورخہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔

مجالس انصار اللہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجالس انصار اللہ کے بارہویں مرکزی سالانہ اجتماع کے لئے ۲۷-۲۸-۲۹ اکتوبر ۱۹۶۷ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔

انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم نثار احمد صاحب فاروقی ساکن پشاور کی چھوٹی بچی عزیزہ بشریٰ ذہین صاحبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال انٹر بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں طالبات میں اول آئی ہیں۔ شکرانہ کے طور پر مساجد ممالک بیرون کے لئے دس روپے ادا کرتے ہوئے وہ یہ وعدہ بھی کرتی ہیں کہ وظیفہ کی پہلی رقم بھی انشاء اللہ مساجد کے صدقہ جاریہ میں پیش کی جائے گی۔ قارئین کرام سے اس صالحہ بچی اور اس کے والدین کے لئے دعا کی درخواست ہے

(وکیل المال اول تحریک جدید)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴